السلام علیکم کو رواج دینا

عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: "اِنَّ السَّلَامَ اِسْمٌ مِنْ اَسْمَاءِ اللّٰہِ تَعَالٰی، وَضَعَہُ اللّٰہُ فِی الْاَرْضِ، فَاَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ

(الادب المفرد لامام بخاریؒ باب السلام من اسماء اللہ عز وجل حدیث نمبر 1019)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک سلام اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک ہے۔اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں رکھا ہے۔اس لئے تم آپس میں سلام کو پھیلاؤ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ ﷺ: اَیُّ الْاِسْلَامِ خَیْرٌ؟ قَالَ: "تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ"۔

(بخاری کتاب الایمان باب اطعام الطعام من الاسلام حدیث نمبر 12)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ کون سا اسلام بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: تم کھانا کھلاؤ اور سلام کہو ہر اُس شخص کو جسے تم جانتے ہو یا نہیں جانتے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: "لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا، وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰی تَحَابُّوْا، أَوَلَا أَدُلُّکُمْ عَلٰی شَیْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْہُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ"۔

(مسلم کتاب الایمان باب بیان انہ لا یدخل الجنۃ الا المؤمنون... و ان افشاء الاسلام سبب لحصولہا حدیث نمبر 99)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک تم ایمان نہ لاؤ۔اور تم ایمان نہیں لا سکتے جب تک تم آپس میں ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔کیا مَیں تمہیں ایسی بات سے آگاہ نہ کروں کہ اگر تم اس پر عمل کرو تو ایک دوسرے سے محبت کرنے لگ جاؤ۔تم آپس میں سلام کو پھیلاؤ۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ، اَنَّ رَجُلًا مَرَّ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَھُوَ فِیْ مَجْلِسٍ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ، فَقَالَ: "عَشْرُ حَسَنَاتٍ"، فَمَرَّ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ فَقَالَ: "عِشْرُوْنَ حَسَنَۃً"، فَمَرَّ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہُ فَقَالَ: "ثَلَاثُوْنَ حَسَنَۃً"، فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمَجْلِسِ وَلَمْ یُسَلِّمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: "مَا اَوْشَکَ مَا نَسِیَ

صَاحِبُكُمْ، إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْمَجْلِسَ فَلْيُسَلِّمْ، فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ، وَإِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ، مَا الْأُولَى بِأَحَقَّ مِنَ الْآخِرَةِ"۔

(ادب المفرد لامام بخاریؒ باب نمبر451 فضل السلام حدیث نمبر 1015)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریمؐ ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص آپؐ کے پاس سے گزرا۔ اس نے کہا السلام علیکم۔اس پر آپؐ نے فرمایا۔دس نیکیاں۔پھر ایک اور شخص گزرا جس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: بیس نیکیاں۔پھر ایک اور شخص گذرا اور اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔اس پر آپؐ نے فرمایا: تیس نیکیاں۔پھر ایک شخص مجلس سے اٹھا اور اس نے سلام نہ کیا۔رسول اللہؐ نے فرمایا: لگتا ہے تمہارا ساتھی بھول گیا ہے۔جب تم میں سے کوئی مجلس میں آئے تو اسے چاہیے کہ وہ سلام کہے۔اگر وہ بیٹھنے کے لئے جگہ پائے تو اسے چاہیے کہ وہ بیٹھ جائے۔اور جب کوئی کھڑا ہو تو وہ سلام کہے۔پہلا شخص آخری سے زیادہ حق دار نہیں ہے۔

(ادب المفرد لامام بخاریؒ باب نمبر451 فضل السلام حدیث نمبر 1015)

عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: "دَبَّ إِلَيْكُمْ دَاءُ الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ: اَلْبَغْضَاءُ وَالْحَسَدُ، وَالْبَغْضَاءُ هِيَ الْحَالِقَةُ لَيْسَ حَالِقَةَ الشَّعْرِ، وَلَكِنْ حَالِقَةُ الدِّيْنِ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوْا، وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتَّى تَحَابُّوْا أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِمَا يُثْبِتُ لَكُمْ ذٰلِكَ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ"۔

(الترغیب والترہیب جزء 3 الترغیب فی افشاء السلام و ما جاء فی فضلہ ... حدیث نمبر 3978 صفحہ 371-372)

حضرت ابن زبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلی قوموں کی بیماریاں تم میں آہستہ آہستہ داخل ہو رہی ہیں۔یعنی بُغض اور حسد۔بُغض مونڈھ دینے والی ہے۔بالوں کو مونڈھنے والی نہیں بلکہ دین کو مونڈھنے والی ہے۔اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو گے جب تک کامل ایمان نہ لے آؤ۔اور اس وقت تک کامل ایمان نہیں لا سکتے جب تک آپس میں ایک دوسرے

سے محبت نہ کرو۔ کیا میں تمہیں اس چیز کے بارے میں نہ بتاؤں جو اس (محبت) کو تم میں مضبوط کر دے گی؟ ”تم آپس میں سلام کو رواج دو“

(الترغیب والترہیب جزء 3 الترغیب فی افشاء السلام و ما جاء فی فضلہ ... حدیث نمبر 3978 صفحہ 371-372)

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: "اَفْشُوا السَّلَامَ تَسْلَمُوْا"۔

(الترغیب والترہیب جزء 3 الترغیب فی افشاء السلام و ما جاء فی فضلہ ... حدیث نمبر 3979 صفحہ 372)

حضرت براءؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم سلام کو پھیلاؤ اس سے تم سلامتی میں آ جاؤ گے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ، یَعْنِی ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: "اَلسَّلَامُ اِسْمٌ مِنْ اَسْمَاءِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَضَعَہُ فِی الْاَرْضِ فَافْشُوْہُ بَیْنَکُمْ فَاِنَّ الرَّجُلَ الْمُسْلِمَ اِذَا مَرَّ بِقَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَیْہِمْ، فَرَدُّوْا عَلَیْہِ کَانَ لَہُ عَلَیْہِمْ فَضْلُ دَرَجَۃٍ بِتَذْکِیْرِہِ اِیَّاھُمُ السَّلَامَ، فَاِنْ لَمْ یَرُدُّوْا عَلَیْہِ رَدَّ عَلَیْہِ مَنْ ھُوَ خَیْرٌ مِنْھُمْ"۔

(الترغیب والترہیب جزء 3 الترغیب فی افشاء السلام و ما جاء فی فضلہ ... حدیث نمبر 3988 صفحہ 373-374)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریمؐ نے فرمایا۔ سلام اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں رکھا ہے۔ پس تم اسے اپنے درمیان پھیلاؤ۔ اگر ایک مسلمان شخص ایک قوم کے پاس سے گذرے تو وہ ان پر سلام بھیجے اگر ان لوگوں نے جواب دیا تو اس شخص کو ایک درجہ فضیلت زیادہ ملے گی کیونکہ اس نے انہیں سلام کرنا یاد دلایا۔ اگر انہوں نے اس کا جواب نہ دیا تو اس کا جواب وہ وجود دے گا جو اُن سے بہتر ہے۔

(الترغیب والترہیب جزء 3 الترغیب فی افشاء السلام و ما جاء فی فضلہ ... حدیث نمبر 3988 صفحہ 373-374)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: کُنَّا اِذَا کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَتُفَرِّقُ بَیْنَنَا شَجَرَۃٌ فَاِذَا الْتَقَیْنَا یُسَلِّمُ بَعْضُنَا عَلٰی بَعْضٍ۔

(الترغیب والترھیب جزء 3 الترغیب فی افشاء السلام و ما جاء فی فضلہ ... حدیث نمبر 3989 صفحہ 373)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم نبی کریم ﷺ کے ہمراہ ہوتے اور اگر (رستہ میں چلتے ہوئے) کوئی درخت ہمیں الگ الگ کر دیتا اور جب ہم (دوبارہ) آپس میں ملتے تو ایک دوسرے کو سلام کہتے۔

(الادب المفرد باب فضل السلام حدیث نمبر 1018 مطبوعہ بیروت 2003)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہود تم سے سلام اور آمین کہنے کی وجہ سے حسد کرتے ہیں۔

عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: أَتَيْتُ مَجْلِسًا فِيهِ عَبْدُاللهِ بْنُ عُمَرَ فَقَالَ: إِذَا سَلَّمْتَ فَأَسْمِعْ، فَإِنَّهَا تَحِيَّةٌ مِّنْ عِنْدِ اللهِ مُبَارَكَةٌ طَيِّبَةٌ۔

(الادب المفرد باب یسمع اذا سلم حدیث نمبر 1036 مطبوعہ بیروت 2003)

ثَابِت بن عُبَید کہتے ہیں کہ مَیں ایک مجلس میں آیا جہاں حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بھی تھے۔انہوں نے کہا جب تُو سلام کرے تو اس کو اونچی آواز سے کہہ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبارک اور پاک تحفہ ہے۔

عَنْ عَبْدِاللهِ قَالَ: إِنَّ السَّلَامَ اِسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللهِ وَضَعَهُ اللهُ فِي الْأَرْضِ فَأَفْشُوهُ بَيْنَكُمْ، إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا سَلَّمَ عَلَى الْقَوْمِ فَرَدُّوا عَلَيْهِ كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَضْلُ دَرَجَةٍ لِأَنَّهُ ذَكَّرَهُمُ السَّلَامَ، وَإِنْ لَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ، رَدَّ عَلَيْهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ وَأَطْيَبُ۔

(الادب المفرد باب من لم یرد السلام حدیث نمبر 1071 مطبوعہ بیروت 2003)

حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں سَلام اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے جسے اللہ نے زمین میں رکھا ہے پس تم اسے اپنے درمیان پھیلاؤ۔آدمی جب لوگوں کو سلام کرتا ہے اور وہ اس کو جواب دیں تو اس کو ان پر ایک درجہ فضیلت ملتی ہے کیونکہ اس نے انہیں سلام کرنا یاد دلایا ہے اور اگر اسے جواب نہ دیں تو اس کو وہ ذات جواب دیتی ہے جو اُن سے بہتر اور پاک ہے۔

(الادب المفرد باب من لم یرد السلام حدیث نمبر1071مطبوعہ بیروت 2003)

حضرت قاضی محمد یوسف صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سلام کا اس قدر تھا کہ حضورؑ اگر چند لمحوں کے لئے بھی جماعت سے اٹھ کر جاتے اور پھر واپس تشریف لاتے تو ہر بار جاتے بھی اور آتے بھی السلام علیکم کہتے۔

(سیرت المھدی جلد اول صفحہ 527، روایت نمبر 523 مطبوعہ ربوہ)

حضرت حافظ محمد ابراہیم صاحب قادیانی بیان کرتے ہیں اکثر حضور علیہ السلام ، السلام علیکم پہلے کہا کرتے تھے۔

(سیرت المھدی جلد اول صفحہ 618، روایت نمبر 661 مطبوعہ ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

” اس زمانے میں اسلام کے اکثر امراء کا حال سب سے بد تر ہے۔وہ گویا یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ صرف کھانے پینے اور فسق و فجور کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔دین سے وہ بالکل بے خبر اور تقویٰ سے خالی اور تکبر اور غرور سے بھرے ہوتے ہیں۔اگر ایک غریب ان کو السلام علیکم کہے تو اس کے جواب میں و علیکم السلام کہنا اپنے لئے عار سمجھتے ہیں۔بلکہ غریب کے منہ سے اس کلمہ کو ایک گستاخی کا کلمہ اور بیباکی کی حرکت خیال کرتے ہیں۔حالانکہ پہلے زمانے کے اسلام کے بڑے بڑے بادشاہ السلام علیکم میں اپنی کسر شان نہیں سمجھتے تھے“۔

(چشمۂ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 327)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”چکڑالوی لوگ کہا کرتے ہیں کہ قرآن کریم میں تو سَلٰمٌ عَلَیۡکُمۡ آتا ہے پھر مسلمان اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ کیوں کہتے ہیں۔اس کا جواب یہ ہے کہ جب ہم لسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ کہتے ہیں تو ہماری مراد اس سے یہ نہیں ہوتی کہ تم پر سلامتی نازل ہو بلکہ یہ مراد ہوتی ہے کہ خداتعالیٰ تم کو وہ سلام سننے کا موقع دے جو قرآن کریم میں بیان ہوا ہے۔جیسے وہ سلام جس کا ذکر اس

آیت میں ہے اور یہ ظاہر ہے کہ خاص سلام کی طرف اشارہ کیا جائے گا تو عربی کے قاعدہ کے مطابق لسَّلَامُ عَلَیْکُمْ ہی کہا جائے گا۔اس آیت کے علاوہ دوسرے مقامات پر بھی سلام کا ذکر ہے۔مثلاً سَلَامٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْھَا خَالِدِیْنَ۔سورہ زمر کے آخر میں ہے اور سورۃ یٰس میں ہے لَھُمْ فِیْہَا فَاکِھَۃٌ وَلَھُمْ مَایَدَّعُوْنَ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ۔پس جب ہم لسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہتے ہیں تو ہماری مراد یہ ہوتی ہے کہ اے بھائی خداتعالیٰ تم کو جنت میں داخل کرے اور خداتعالیٰ کے فرشتے حسب وعدہ ہر دروازے سے داخل ہوکر خداتعالیٰ کا سلام تم کو پہنچائیں۔جو اعلیٰ دعا اس طرح سے پہنچتی ہے وہ ہمارے منہ سے نکلے ہوئے سلام سے کہاں پہنچ سکتی ہے۔پس سَلَامٌ عَلَیْکُمْ کی جگہ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ ہی صحیح ہے۔“

(تفسیر کبیر جلدسوم صفحہ 414مطبوعہ ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

” ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو مخاطب کر کے فرمایا اے میرے بیٹے! جب تم اپنے گھر والوں سے کے ہاں جاؤ تو سلام کہا کرو۔یہ تمہارے اور تمہارے اہل خانہ کے لئے خیر و برکت کا موجب ہو گا۔

یہاں یہ بات مزید واضح ہو گئی کہ اپنے گھر میں بھی داخل ہو تو سلام کہا کرو کیونکہ سلامتی کا پیغام تو ہر وقت بکھیرتے رہنا چاہئے۔اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ جب تم جنت میں جاؤ گے تو وہاں کیونکہ صحیح معنوں میں اس سلامتی کے کلمہ کا ادراک ہو گا، صحیح معنے پتہ ہوں گے اس لئے اللہ کی پاکیزگی بیان کرنے کے بعد دوسری اہم بات جو تم کرو گے وہ ایک دوسرے پر سلامتی بھیجنا ہی ہو گا۔اس لئے یہاں بھی اگر جنت نظیر معاشرہ قائم کرنا ہے تو ایک دوسرے پر سلام بھیجو۔

تو سلام کی عادت ڈالنے کے لئے جیسا کہ اس روایت میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہمیں بھی اپنے بچوں کو سلام کہنے کی عادت ڈالنی چاہئے۔یہ تو ٹریننگ کا ایک مستقل حصہ ہے، بچے کو سمجھاتے رہیں کہ وہ سلام کرنے کی عادت ڈالے، گھر سے جب بھی باہر جائے سلام کر کے جائے اور گھر میں جب داخل ہو تو سلام کر کے داخل ہو۔پھر بچوں کو اس کا مطلب بھی سمجھائیں کہ کیوں سلام کیا جاتا ہے تو بہرحال بچوں، بڑوں سب کو سلام کہنے کی عادت ہونی چاہئے۔“

(خطبات مسرور جلد دوم خطبہ فرمودہ 3 ستمبر 2004ء صفحہ 628)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

" بعض دفعہ بے تکلف دوستوں اور بے تکلف عزیزوں کے گھروں میں لوگ بے دھڑک چلے جاتے ہیں۔...... پاکستان ہندوستان وغیرہ میں بلکہ تمام تیسری دنیا جو کہلاتی ہے ان ملکوں میں یہی رواج ہے اور جب روکو کہ اس طرح نہیں ہونا چاہئے تو پھر برا مناتے ہیں۔یہ حکم عورتوں کے لئے بھی اسی طرح ہے جس طرح یہ مردوں کے لئے ہے۔عورتوں میں بھی وہی قباحتیں پیدا ہو سکتی ہیں جس طرح مردوں میں پیدا ہوتی ہیں بلکہ بعض حالات میں عورتوں کے لئے زیادہ قباحتیں پیدا ہو جایا کرتی ہیں۔اس لئے سلام کر کے، اعلان کر کے، اجازت لے کر گھر کے جس فرد کے پاس بھی آئی ہوں وہاں جائیں تاکہ تمام گھر والوں کو بھی پتہ ہو کہ فلاں اس وقت ہمارے گھر میں موجود ہے۔پھر پردہ دار عورت کے لئے اور بھی آسانی پیدا ہو جاتی ہے کہ اس اعلان کی وجہ سے جہاں وہ گھر میں موجود ہو گی وہاں مرد آسانی سے آ جا نہیں سکیں گے یا آنے میں احتیاط کریں گے۔پردہ کروا کر آئیں گے۔تو اس طرح اور بھی بظاہر چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں جن میں صرف سلام کہنے سے فائدہ ہوتا ہے۔پھر یہ بھی فرمایا کہ گھر میں کوئی نہ ہو تو یہ نہیں کہ گھر یا کمرہ کھلا دیکھ کر وہاں جا کے بیٹھ جاؤ بلکہ اگر گھر میں کوئی نہیں تو تین دفعہ سلام کہو اور جب تین دفعہ سلام کہہ دیا اور کسی نے نہیں سنا تو واپس چلے جاؤ۔اور پھر یہ کہ گھر میں اجازت ملے تو داخل ہونا ہے۔اگر تم نے تین دفعہ سلام کیا اور اجازت نہیں ملی یا گھر میں کوئی نہیں ہے یا گھر والا پسند نہیں کرتا کہ تم اس وقت اس کے گھر آؤ تو واپس چلے جاؤ۔اگر کوئی گھر والا موجود ہو اور کھل کر یہ کہہ بھی دے کہ اس وقت مجبوری کی وجہ سے مَیں مل نہیں سکتا تو پھر برا نہ مناؤ بلکہ جو کہا گیا ہے وہ کرو۔اور وہ یہی کہا گیا ہے کہ واپس چلے جاؤاس لئے بہتری اسی میں ہے کہ واپس چلے جاؤ۔سلام تو اس لئے پھیلا رہے ہو کہ سلامتی کا پیغام پھیلے امن کا پیغام پھیلے، آپس میں محبت اور اخوت قائم ہو، تمہارے اندر پاکیزگی قائم ہو تو پھر اگر کوئی گھر والا معذرت کر دے یا ملنا نہ چاہے تو اس کے باوجود ملنے والا برا نہ منائے۔اور گھر والے کی بات مان لے۔تو یہ ہے اسلامی معاشرہ جو سلام کو رواج دے کر قائم ہو گا۔"

(خطبات مسرور جلد دوم خطبہ فرمودہ 3 ستمبر 2004ء صفحہ 628-629)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"جب تم کسی کے گھر ملنے جاؤ تو مختلف اوقات میں انسان کی مختلف حالتیں ہوتی ہیں۔طبیعتوں کی مختلف کیفیت ہوتی ہے۔اس لئے جب کسی کے گھر ملنے جاؤ اور گھر والا بعض مجبوریوں کی وجہ سے تمہارے سلام کا جواب نہ دے یا تمہاری توقعات کے مطابق تمہارے ساتھ پیش نہ آئے تو ناراض نہ ہو جایا کرو۔زود رنجی کا اظہار نہ کیا کرو بلکہ حوصلہ دکھاتے ہوئے، خاموشی سے واپس آ جایا کرو اور اگر اس طرح عمل کرو گے تو ہر طرف سلامتی بکھیرنے والے اور پُر امن مواشرہ قائم کرنے والے ہو گے۔"

(خطبات مسرور جلد دوم خطبہ فرمودہ 3 ستمبر 2004ء صفحہ 625)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"پاکستان میں تو ہمارے سلام کہنے پر پابندی ہے، بہت بڑا جرم ہے۔بہرحال ایک احمدی کے دل سے نکلی ہوئی سلامتی کی دعائیں اگر یہ لوگ نہیں لینا چاہتے تو نہ لیں اور تبھی تو یہ ان کا حال ہو رہاہ ے۔لیکن جہاں احمدی اکٹھے ہوں وہاں تو سلام کو رواج دیں۔خاص طور پر ربوہ، قادیان میں۔اور بعض اور شہروں میں بھی اکٹھی احمدی آبادیاں ہیں ایک دوسرے کو سلام کرنے کا رواج دینا چاہیے۔میں نے پہلے بھی ربوہ کے بچوں کو کہا تھا کہ اگر بچے یاد سے اس کو رواج دیں گے تو بڑوں کو بھی عادت پڑ جائے گی۔پھر اسی طرح واقفین نو بچے ہیں۔ہمارے جامعہ نئے کھل رہے ہیں ان کے طلباء ہیں۔اگر یہ سب اس کو رواج دینا شروع کریں اور ان کی یہ ایک انفرادیت بن جائے کہ یہ سلام کہنے والے ہیں تو ہر طرف سلام کا رواج بڑی آسانی سے پیدا ہو سکتا ہے۔"

(خطبات مسرور جلد دوم خطبہ فرمودہ 3 ستمبر 2004ء صفحہ 636)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"آج ہر احمدی کا فرض ہے کہ اس شعار اسلام کو اتنا رواج دیں کہ یہ احمدی کی پہچان بن جائے۔اس کے لئے خود بھی کوشش کریں اور اپنے بیوی بچوں کو بھی کہیں... دنیا میں ہر جگہ احمدی پاک دل کے ساتھ ایک دوسرے کو سلامتی کی دعائیں دینا شروع کر دیں تو بہت جلد اس یکجہتی اور دعاؤں کی وجہ سے انشاء اللہ تعالیٰ آپ احمدیت کی ترقی کو دیکھیں گے۔"

(خطبات مسرور جلد دوم خطبہ فرمودہ 3 ستمبر 2004ء صفحہ 641-640)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

”میں پھر کہتا ہوں کہ اس سلامتی کے پیغام کو دوسروں تک بھی پھیلائیں اور آپس میں بھی مومن بنتے ہوئے محبت اور پیار کی فضا پیدا کریں اور اللہ تعالیٰ کی ابدی جنتوں کے بھی وارث بنیں جہاں سلامتی ہی سلامتی ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔“

(خطبات مسرور جلد دوم خطبہ فرمودہ 3 ستمبر 2004ء صفحہ 642)